فِکری مباحث

تصوّرِ زمان اور فلسفہ مظہریات

(بحوالہ ہائیڈگر)

قاضی قیصرالاسلام

www.IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002

اِقبالیات (اُردو)

شمارہ نمبر۲	جولائی۔ستمبر ۱۹۹۹ء	جلد نمبر ۴۰

مندرجات

فِکری مباحث

۱۔ تصورِ زمان اور فلسفہ مظہریات (بحوالہ ہائیڈگر) — قاضی قیصر الاسلام — ۱

۲۔ ثبات وتغیر — ڈاکٹر ساجد علی — ۱۷

۳۔ مسئلہ ذات وصفات — عبدالحفیظ — ۲۷

تراجم

۴۔ اسلام میں حرکت کا اصول — خطبہ: ڈاکٹر محمد اقبال، ترجمہ: ڈاکٹر وحید عشرت — ۴۵

مطالعہ متن و استفسارات

۵۔ کلیاتِ اقبال۔فرہنگ وحواشی — احمد جاوید — ۷۷

۶۔ آزادیٔ افکار — احمد جاوید — ۹۵

۷۔ اقبال کا خط اور ایک دلچسپ علمی مباحثہ — پروفیسر ریاض حسین — ۱۰۳

ملاّصدرا انٹرنیشنل کانگرس

۸۔ کوہ البرز کے دامن میں — ڈاکٹر وحید عشرت — ۱۱۱

اخبارِ اقبالیات — مرتبہ: ڈاکٹر وحید عشرت — ۱۲۵

○ اقبال اکادمی پاکستان کی مجلسِ حاکمہ کا اجلاس — ۱۲۷

○ اقبال اکادمی پاکستان ۱۲۹

پیش رفت (۱۹۹۷ء - ۱۹۹۹ء)

○ اقبال اکادمی کی مجلس حاکمہ کے دو ارکان کا انتخاب ۱۴۳

○ اقبال کے اردو کلام کی تسہیل ۱۴۳

○ شامِ اقبال ۔ اقبال اکادمی کینیڈا کے زیرِ اہتمام ایک یادگار تقریب ۱۴۶

○ کینیڈا میں اقبال اکادمی کا قیام ۱۴۸

○ تاجکستان میں اقبال سوسائٹی کا قیام ۱۵۰

○ دوشنبہ، تاجکستان میں ۲۱ اپریل کو یومِ اقبال کی تقاریب ۱۵۱

○ ایران میں ہفتۂ پاکستان کی تقریبات ۱۵۱

○ ڈھاکہ یونیورسٹی میں اقبال پر تحقیق کرنے والے کو گولڈ میڈل اور ایک لاکھ ٹکہ کا ایوارڈ ۔ ۱۵۱

○ مراکش کے ممتاز سکالر کی پاکستان آمد ۱۵۲

○ ابراہیم عزالدین اور اسلامی فنونِ لطیفہ پر سیمینار ۱۵۲

○ ابراہیم عزالدین ۔ حیات و آثار ۱۵۴

وفیات ۱۶۳

۱۔ شاہد حسین رزاقی

۲۔ میرزا ادیب

www.IqbalCyberLibrary.net All rights reserved ©2002-2006

ہسرل اور اس کے شاگرد رشید ہائیڈیگر کے درمیان اختلاف آراء کا پایا جانا جس بنیادی غلط فہمی کا نتیجہ تھا، وہ غلط فہمی یہ تھی کہ ان ہردو فلاسفہ کے یہاں فکری سطح پر "ماہیت افکار" میں بنیادی نزاع کی صورت موجود تھی۔ ہسرل نے فریبرگ میں اپنے قیام کے دوران ۱۹۲۰ء کے عشرے میں "مظہریاتی تحقیق" کے ایک منصوبہ فکر کی داغ بیل ڈالی۔ ہسرل خود ہی اس مظہریاتی طریقہ فکر کا بانی تھا۔ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے اس طریقہ فکر کو بخوبی سمجھتا تھا بلکہ اس کا دعوی یہ تھا کہ "صوری وجودیات" اور "منہاجیات" کے میدان تفکر میں اس کا یہ کام اپنی فکری نوعیت میں کچھ ایسا تھا جس نے فلسفیانہ بنیادوں کو بھی ہلا کے رکھ دیا۔ ہسرل کو یہ قوی توقع تھی کہ اس کے لائق شاگرد، علاقہ جاتی وجودیات (Regional Ontologies) پر اس کے کئے گئے فکری کام کو بہ حسن و خوبی آگے بڑھائیں گے اور ان شاگردوں کے افکار کے تحت جو فکری نتائج بر آمد ہوں گے، ان فکری نتائج کو وہ اپنے معروف جریدے The Year Book of Philosophy and Phenomenological Research میں شائع کرا سکے گا۔ خاص طور پر اس کی یہ توقعات ہائیڈیگر سے، جو اس کا سب سے لائق شاگرد تھا سب سے زیادہ تھیں۔ ہسرل کا خیال تھا کہ وہ "تاریخ" اور "تاریخی سائنسوں" کے سلسلے میں، "علاقائی وجودیات" کے موضوع پر اپنا کوئی بھرپور نقطہ نظر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ مگر سچ بات تو یہ ہے کہ ہائیڈیگر "تاریخی دائرہ عمل سے متعلق "علاقہ جاتی وجودیات" کے بجائے "زمان فی نفسہ کے موضوع پر لکھنے کو زیادہ پسندیدہ اور اہم کام تصور کرتا تھا (کیونکہ یہی موضوع زیادہ عمیق وجودیاتی مسئلہ تھا)۔ بہرحال ہسرل کے فکری تناظر میں ہائیڈیگر "زمان فی نفسہ" اور "وجود بعینہ" (Time Itself and Being Assuch) کے موضوع کا ادعا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ "تاریخی علاقہ جاتی" فکر کو اجاگر کئے جانے کے لیے یہی انداز فکر زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ لیکن ہسرل کے نزدیک فکری سطح پر ایک ایسا اقدام کرنا "وجود" کو کچھ اس طور پر تاریخیانے (Historcization) کا

عمل قرار پاتا ہے , کہ پھر ہمارے پاس تفکر کے لیے محض بشریات , تاریخیت اور اضافتیت (Anthropology, Historicism, Relativism) کے موضوع کے علاوہ اور کچھ باقی ہی نہیں رہ جاتا۔ چنانچہ ہسرل نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ ہائیڈیگر نے اپنے منصوبہ فکر کے لیے "دازائین یا وجود فی العالم" کو ہی اپنا فکری نقطہ آغاز بنالیا تھا, کیونکہ "وجود فی العالم یا دازائین" ہی مکمل طور پر ایک ایسا "مصروف عمل" وجود ہے جسے "تاریخی" (Historical) کہا جاسکتا ہے۔

ہائیڈیگر کے منصوبہ فکر سے متعلق ہسرل کی آراء خواہ کچھ بھی کیوں نہ رہی ہوں, لیکن اس موقع پر ہمارے لیے ہائیڈیگر کے فکری منصوبے پر غور کرنا اس لیے مفید مطلب ہو گا, کہ اس کے بغور مطالعے سے ہم کہ یہ معلوم ہو گا کہ "منہاجیاتی" اور "وجودیاتی" مسائل کے فکری میدان میں جو فکری دشواریاں ہسرل کو درپیش تھیں کم و بیش کچھ ایسی ہی فکری الجھنیں خود ہائیڈیگر کو بھی پیش آتی رہیں, اور غالباً" یہی وجہ رہی ہو گی کہ ہائیڈیگر اپنے فکری منصوبے کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکا اور اسے (Being and Time) ادھورا ہی چھوڑ بیٹھا۔ ہائیڈیگر نے اپنے اس فکری منصوبے کو "وجود و زمان" میں پیش کیا ہے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ علی الترتیب اس کی کچھ اور فکری تحریریں ---- یعنی کانٹ اور مسئلہ مابعد الطبیعیات ۱۹۲۸ء (Kant and Problam of Mataphysics) "عقلیات" کے جوہر پر مقالہ" ۱۹۲۸ء (On The Essence of Reasons) اور اس کے وہ لیکچرز جو اس نے ماوبرگ میں (۲۸ - ۱۹۲۲ء) دیے تھے, وہ شائع ہوئے, اپنی ان تمام تحریروں میں بھی ہائیڈیگر نے اپنے منصوبہ فکر کو واضح کر کے دکھانے کی مساعی کی ہیں۔ ہرچند کہ یہاں ان مسائل کی پوری تفصیل کا موقع نہیں تاہم کسی قدر اختصار کے ساتھ ہم یہاں ان مسائل کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

ہائیڈیگر اپنے ابتدائی فکری منصوبے میں جن موضوعات کو زیر بحث لایا ہے۔ وہ کچھ یوں ہیں:

۱۔ وجودیات (Ontology)

۲۔ مظہریات (Phenomenology)

۳۔ ماورائیت (Transcendentalism)

۴۔ ہرمینیات (Hermeneutics)

ہائیڈیگر نے اپنی تصنیف "وجود و زمان" میں "وجود" (Being) کے مسئلے کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے, اس نے اپنی اسی کتاب کے مقدمے میں "وجود کے معنی و مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ میرا مسئلہ ان معنوں میں " میرا ہے " کہ یہ سب سے زیادہ بنیادی سوال ہے, جس کے حل کی جستجو ہی میرا اصل مقصد فکر ہے۔ جب کہ دوسرے تمام

سوالات "وجود" کے تصور کو پہلے سے قیاس کرنے تک محدود ہیں۔ اسی طرح تمام دیگر سائنس بھی "وجود" سے متعلق مفروضات قائم کرتی ہیں۔ اب چونکہ ہائیڈیگر کا یہ فکری منصوبہ صرف اور صرف "وجود" کی جستجو ہی سے متعلق ہے۔ کسی "اس وجود" یا کسی "اس ذات" سے متعلق کوئی منصوبہ نہیں ہے، اس لیے یہ منصوبہ اپنی اولین حیثیت میں "وجودیات" (Ontology) کا مسئلہ ہے۔ اسی بنا پر ہائیڈیگر نے اپنے فکری منصوبے کو "اساسی وجودیات" (Fundamental Ontology) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ منصوبہ فکر اس لیے بھی "اساسی وجودیات" کے ذیل میں آتا ہے کہ مختلف اور متنوع "ذوات" سے متعلق "وجودیات" کی مختلف صورتیں بھی اسی "مسئلہ وجود" کو لازمی طور پر پہلے سے قیاس کر لیے جانے سے عبارت ایک فکری صورت حال ہے۔ چنانچہ ہم یہاں "وجود و زمان" ہی سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:

> "لہٰذا مسئلہ وجود، نہ صرف یہ کہ ان سائنسوں کے امکان سے متعلق "قبل از تجربی" شرائط کے تیقن کے عمل کو اپنا ہدف بناتا ہے، جن سائنسوں کے تحت "ذوات" کی پرکھ اس طور پر کی جاتی ہے کہ یہ فلاں فلاں اقسام کی ذوات (Entities) ہیں، اور پھر اسی عمل کے دوران نہ صرف یہ کہ "وجود" سے متعلق تفہیم کا عمل جاری رہتا ہے، بلکہ "وجودیات" (Ontologies) کی بعینہ ان امکانی صورتوں کو بھی زیرِ غور رکھا جاتا ہے، جو نہ صرف یہ کہ "Ontical" Sciences" پر فوقیت رکھتی ہیں، بلکہ ان کے لیے ٹھوس بنیادی صورتیں بھی مہیا کرتی ہیں ---(BT-۳۱)

فکر کے اس مرحلے پر پہنچ کر ہم دیکھتے ہیں کہ ہائیڈیگر کا فکری منصوبہ ہسرل کے منصوبہ فکری کے دوش بدوش چلتا نظر آتا ہے۔ اساسی وجودیات کا تعلق "وجود بعینہ" (Being As Such) کے معنی سے ہے اساسی وجودیات ایک ایسا طرز فکر ہے، جو "وجود" سے متعلق اس کی مختلف علاقہ جاتی صورتوں کی وجودیات کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے، اور نتیجے کے طور پر اس طرز فکر کے جواب میں مختلف سائنسی علوم کے لیے ایک ایسی فلسفیانہ اساس ہاتھ آجاتی ہے، جس فلسفیانہ بنیاد کے تحت مختلف سائنسوں کے بنیادی تصورات اور مفروضات کی وضاحت کا ممکنہ امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ ابھی جو اقتباس ہم نے "وجود و زمان" سے مذکورہ بالا سطور میں پیش کیا ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "Ontical" (ٹھوس مادی اشیا کا وجود) سے مراد بنیادی طور پر "اشیا یا ذوات" سے ہے، "وجود بعینہ" سے نہیں ہے۔ ہائیڈیگر کے ذہن میں "وجود" سے متعلق جو علاقہ جاتی صورتیں تشکیل پاتی نظر آتی ہیں، ان میں "تاریخ" اور "عالم فطرت" کے شعبے خاص ہیں۔ ان ہر دو شعبوں (تاریخ و فطرت) کی علاقہ جاتی وجودیات علی الترتیب انسانی علوم اور فطری علوم کے لیے موزوں فلسفیانہ اساس فراہم کرتی ہے۔ تاہم یہاں اس بات کی وضاحت ہوتی نظر نہیں آتی کہ آیا ہائیڈیگر کا اپنا یہ کوئی عندیہ رہا ہو کہ وہ "علاقہ جاتی وجودیات" کی مختلف صورتیں تشکیل دینا چاہتا ہو۔ لیکن اتنی بات ضرور واضح

ہے کہ ہائیڈیگر نے اپنی تصنیف "وجود و زمان" میں "اساسی وجودیات" کا جو فکری منصوبہ تشکیل دیا ہے، اس فکری منصوبے کے تعلق سے ۔۔۔ علاقہ جاتی وجودیات کی ممکنہ صورتوں کی نشاندہی ضرور ہوتی نظر آتی ہے۔

لہٰذا ہائیڈیگر کی تصنیف "وجود و زمان" بالکل ان ہی معنوں میں "ماورائی مظہریات" کے موضوع پر بھی ایک فکری منصوبہ ہے جس طرح کہ ہسرل نے اپنے ماورائی مظہریات کے فلسفے کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، ہائیڈیگر نے "وجود و زمان" کے مقدمہ میں یہ بتایا ہے کہ یہ فکری منصوبہ بنیادی طور پر اپنی نوعیت فکر میں "منہاجیاتی تصور" (Methodological Conception) ہے لہٰذا ہائیڈیگر کے اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بحیثیت ایک نفس مضمون کے معروضات سے متعلق اس کی یہ فلسفیانہ تحقیق، معروضات عالم سے متعلق جو سوال اٹھاتی ہے، وہ "کیا" (What) کا سوال نہیں ہے، بلکہ یہ سوال "کیسے" (How) کا سوال ہے۔ (BT-50) یہ طرز تفکر ایک توصیفی اور تفصیلی طریقہ تفکر ہے، جو اشیا کو بالکل اسی طور پر منصہ شہود پر لانے کے لیے، "جیسی کہ وہ واقعتاً ہیں" ( ) ، ایک راہ راست کھولتا ہے۔ اس فلسفے کو ماورائی سے تعبیر کرنا، گویا کانٹ اور ہسرل کی فلسفیانہ اصطلاح کو مستعار لینا ہے، جس کا مطلب "قبل از تجربی" یا ناگزیر علم سے ہے۔ مذکورہ بالا قول کے تحت یہ باور کیا جاتا ہے کہ "اساسی وجودیات" (Fundamental Ontology) سائنسی علوم اور "علاقہ جاتی وجودیات" کی مختلف صورتوں کے لیے قبل از تجربی یا لازمی شرائط کے امکانات کو روشن کرتی ہے ۔۔۔ یعنی بہ الفاظ دیگر "اساسی وجودیات" علاقہ جاتی وجودیات کی مختلف صورتوں کی پیش رفت کے لیے مطلوبہ پس منظر کے فروغ کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اس علم کے تحت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس علم کو ان فکری میدانوں سے متعلق مفروضات کے علاوہ بنیادی تصورات کو اس طرح مستحکم کرنا چاہیے کہ "وجود" کی صوری یا بنیادی ساختوں کی پوری طرح وضاحت ہو سکے۔ ہائیڈیگر نے قبل از تجربی یا ناگزیر علم سے متعلق اپنی اسی (وجود و زمان) کتاب کے حاشیے میں کسی جگہ یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ ہسرل کا ہی مرہون منت ہے، اس نے مزید لکھا کہ ہسرل وہ فلسفی ہے جس نے ہمیں انتہائی بنیادی اور موثر آلات تفکر فراہم کیے ہیں۔ (یعنی مظہریاتی طریقہ تفکر) تاکہ ہم "قبل از تجربی" یا "لازمی علم" (Apriori Or Necessary Knowledge) کو آسانی کے ساتھ گرفت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ایک موقع پر ہائیڈیگر یہ دعوی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۔۔۔۔ "قبل از تجربیت (A-Priorism)، ایک ایسا طریق فکر ہے جو ہر سائنسی فلسفے کا فہم فی نفسہ حاصل کرتا ہے۔" (BT-490)

ہائیڈیگر کا مظہریاتی طریقہ تفکر مزید متعلقہ معنوں میں جیسا کہ ہم پہلے ہی ذکر کر آئے ہیں اس لیے بھی "ماورائی" کہا جا سکتا ہے کہ ایک ایسا طرز تفکر جس قدر "معروضیت" کی ساخت (Objectivity) کے ساتھ گندھی ہوئی ایک فکری صورت حال ہے، بالکل اسی قدر یہ "موضوعیت" (Subjectivity) کی ساختوں کے ساتھ بھی جڑی ہوئی فکری صورت حال ہے۔ ہائیڈیگر نے اپنے اسی مقدمے میں خود شعوری طور پر کانٹ کی ہی زبان میں کانٹ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ

کانٹ نے مناسب طور پر " موضوع کی موضوعیت " (Subjectivity Of The Subject) نہیں برتا ہے۔ (BT-45) ہائیڈیگر نے اپنے پیشروؤں کانٹ اور ہسرل کی بہ نسبت اس پہلو پر نسبتاً" زیادہ بہتر انداز فکر اختیار کیا اور بہتر حل تجویز کیا۔ ہائیڈیگر کا یہ نسبتاً" زیادہ بہتر انداز فکر، اس کی یہ تجویز تھی کہ " موضوع " اور " موضوعیت "، "معروض " اور "معروضیت" جیسی زبان کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ گریز برتا جائے بلکہ اسے ترک کر دیا جائے۔ جب ہائیڈیگر ان اصطلاحوں کو خود استعمال کرتا ہے، تو وہ ان اصطلاحات کو واوین (" ") میں رکھتا ہے، اور اس طرح وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ فلسفیانہ روایت میں "اشیا" کو جس طور پر زیر بحث لایا گیا ہے، اس کا اشارہ اسی طرز بیان کی جانب ہے۔ اس طرح کی زبان کے استعمال سے ہائیڈیگر کے اس گریز کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ایک ایسی " ثنویت " (Duality) جس میں " موضوع " اور " معروض " جیسے (اضداد) سے آغاز فکر کیا جائے، ہمیں ان اضداد کے مابین ناگزیر طور پر ایک ایسی خلیج (Gap) کا سامنا ہمیشہ ہی کرنا پڑتا ہے جس کو پر کیا جانا ممکن ہی نہیں، اور اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس صورت حال سے کسی نہ کسی طرح کی "موضوعیت" ہی ہمارے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ موضوعیت کی ایک بہت ہی نمایاں صورت جو علم کے مسئلے سے گہرے طور پر مربوط ہے، وہ "استحضاریت" (Representationalism) ہے---

یعنی "استحضاریت" ایک ایسا نظریہ ہے جو اس " عالم موجود " (World) کو استحضاری صورتوں کے ذریعے سے کسی موضوع (Subject) کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ چونکہ یہ استحضاری صورتیں ناگزیر طور پر آپ اپنی "بناوٹ" (Making) کے استحقاق کی بنیاد پر دنیا کو ہمارے پیش لے آتی ہیں، تو بالآخر اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ " دنیا کو جاننے " کی اور کوئی دوسری صورت ہو ہی نہیں سکتی، پھر بھی یہ سوال بہرحال ایک سوال ہی رہتا ہے کہ آیا یہ استحضاری صورتیں اس عالم فطرت یا دنیا کی " سچی تصویر" ہمارے سامنے لے آتی ہیں۔ یا یہ کہ یہ "محض" ہمارے لیے مفید مطلب افسانے ہی ہیں (کہ جنہیں دنیا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) کسی بھی قسم کے علم سے کانٹ کا یہ انکار کہ "اشیا کماہیہ" (Thing-in-Themselves) کا علم ممکن ہی نہیں (مابعد الطبیعیات ناممکن ہے) اس نقطہ نظر کی ایک بہترین مثال ہے۔ کانٹ کے نزدیک " ماورائی انغو " اور "اشیاء کماہیہ" دونوں ہی زمانے یا وقت کے محیط سے خارج ایک صورت حال ہے۔ بلکہ " زمانہ " ہماری " موضوعی صلاحیت " یا " موضوعی سمائی " کا ہی ایک وظیفہ ہے، جو اشیاء عالم کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ اشیا جن کا تجربہ ہم کرتے ہیں ، وہ ہمارے "استحضاری تفاعل" (Activity Of Representing) سے ہی تشکل کی صورتیں اختیار کر جاتی ہیں۔ ہرچند کہ ہائیڈیگر ہسرل کی "مظہریات" کو "استحضاریت" کی کوئی صورت تو قرار نہیں دیتا، تاہم وہ اتنا ضرور سمجھتا ہے کہ ہسرل کی وہ زبان جو وہ استعمال کرتا ہے، خاص طور پر " موضوعیت " اور "معروضیت" کی اصطلاحی زبان نے ہسرل کی بہترین "فکری بصیرتوں" (Insights) کو گہنا کے رکھ دیا ہے اور یہ کہ یہ زبان اس کا ساتھ دیتی نظر نہیں آتی۔

لٰہذا اب ہم ہائیڈیگر کی اس فکری پیش رفت کی طرف آتے ہیں، جس کے تحت وہ "وجود" کے معنی و مفہوم کی وضاحت کے لیے اپنی سی ایک کوشش کرتا ہے اور تفکر کا ایک ایسا اسٹیج سجاتا ہے، جس اسٹیج پر وہ کچھ ایسا فکری مواد پیش کرتا ہے، جس کے تحت وہ "دازائین" (وجود فی العالم۔ (Dasein) کو اس فکری اسٹیج پر لا بٹھاتا ہے۔ "DA" اور "Sein" دو جرمن الفاظ ہیں (جن کا اردو میں ہم "وجود وہاں موجود" ترجمہ کرتے ہیں یعنی (Being-There)۔ گویا "وہاں موجودگی" کی ایک ایسی مقامیت (There-Ness) جس میں کوئی "وجود" وہاں آ پڑتا ہے (Fallen-NessOfBeing) یعنی اپنی ایک مخصوص صورت حال میں گھرا ہوا ایک "وجود موجود"۔۔ جس میں وہ خود کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ ہم "وجود" کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالیں، ہمارے لیے یہ سمجھ لینا بہت ضروری ہے کہ وہ "وجود" جو آپ اپنے تئیں کو ظاہر کرتا ہے، وہ "کہاں" یا "کہاں" ایت (Where-Where-Ness) کی کس صورت حال میں ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ خود ہماری اپنی "پرکھ" (Examining) کا ماجرائے حال ہے۔ اب چونکہ کسی نہ کسی اعتبار سے "وجود" ہمارے لیے ایک مسئلہ ہے، جب کہ یہ ماجرا (انسانی وجود کے علاوہ کسی اور غیرانسانی وجود کے ساتھ نہیں ہے) کسی بھی اور "شے یا ذات" کے ساتھ ہے ہی نہیں۔ لٰہذا اس بات کو سمجھ لینا، گویا ان شرائط اور حالات کا سمجھ لینا ہے، جن حالات و شرائط کے حصار (جکڑ بندیوں) میں رہتے ہوئے کوئی "وجود وہاں موجود" اپنا ایک "معنی یا مفہوم" پاتا ہے۔ "وجود و زمان" میں فی نفسہ جس بات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، وہ "وجود" کے معنی و مفہوم کو دریافت کیا جاتا ہے۔ اس کے متن میں براہ راست خود "وجود" سے مکالمہ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس سے پہلے "وجود" کے معنی و مفہوم کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ بالکل کانٹ کی ماورائی فکر کی طرح، ہائیڈیگر کی "اساسی وجودیات" کا فلسفہ بھی، اس سے پہلے کہ نفس مضمون کو زیر بحث لاتا، یہ فلسفہ زیر تحقیق نفس مضمون کی "جانکاری" (Knowing) کے امکان کی شرائط سے متعلق سوال اٹھاتا ہے۔ ہرچند کہ ہائیڈیگر "جانکاری" (Knowing) کے بجائے، نہ صرف یہ کہ تفہیم (Understanding) کے مسئلے پر روشنی ڈالتا ہے، بلکہ یہ "تفہیم" بھی کچھ اس طرح سے کی گئی ہے، کہ کسی "موضوع" (Subject) کی کسی "معروض" (Object) سے کیا نسبت یا کیا تعلق ہے، اس جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

یہاں اس موقع پر اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے، کہ "دازائین" یا "وجود فی العالم" کا وہ مطالعہ جو ہائیڈیگر نے کیا ہے، وہ بھی دراصل اس اعتبار سے خود "ہمارا اپنا" ہی مطالعہ ہے تاکہ ہم "وجود" کی شرائط تک پہنچ سکیں۔ ہائیڈیگر نے اپنے "فلسفہ مظہریات" میں جو فکر بھی پیش کی ہے، وہ بھی بنیادی طور پر "دازائین" کا ہی مطالعہ ہے۔۔۔۔ دازائین وہ۔۔۔۔۔ کہ جو "وجود وہاں موجود" ہے، یہ کوئی "انسانی وجود" اور "انسانی فطرت" کا مطالعہ نہیں ہے۔ لٰہذا یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہائیڈیگر کی فکر کوئی ایسی فلسفیانہ مساعی نہیں ہے، جس کے تحت بھرپور انداز میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہو۔۔۔ کہ "انسان ہونا کیا ہے"؟ (WhatItMeansToBeHuman) خود ہائیڈیگر

یہ کہتا ہے کہ "وجود و زمان" میں اس نے جو فکری مواد پیش کیا ہے، اس کے تحت ایک ایسے ہی موضوع کے لیے موزوں بنیاد یا مناسب پس منظر کا فراہم کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ اس کا یہ بقول خود ہائیڈیگر کے ایک ایسا منشائے فکری ہے، جسے "اساسی وجودیات" سمجھا جانا چاہیے ---- "فلسفیانہ بشریات" سے اس فکر کو موسوم کرنا درست نہیں۔

"وجود و زمان" سے متعلق ایک واحد مگر ایک بڑی حقیقت یہ ہے کہ اس فکری دستاویز کی اسکیم نامکمل ہی رہی اسی کتاب کے مقدمہ کو اگر بغور دیکھیے تو اس فکری دستاویز کو دو حصوں پر مشتمل ہونا تھا اور ہر حصے کو تین تین سیکشنوں پر محیط ہونا تھا۔ مگر آج اس کتاب کو جو مطبوعہ متن ہمارے سامنے ہے، وہ اس اسکیم کے حصہ اول کے پہلے دو سیکشنوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس حصے میں "دازائین" (Dasein) کے تصور سے متعلق صرف تعارفی کلمات ہی سپرد قلم کئے گئے ہیں۔ لیکن اس فکری دستاویز کا تیسرا سیکشن جس کا عنوان "وجود و زمان" کے عنوان کے بالکل برعکس "زمان و وجود (Time And Being) تجویز کیا گیا تھا اور اسی حصے میں "وجود" کے تصور کو بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا جانا تھا مگر یہ حصہ نامکمل ہی رہا۔ اب ہم آئندہ صفحات میں تصور "دازائین (وجود فی العالم Dasein) پر روشنی ڈالیں گے۔

تصور زمان اور وجود فی العالم (دازائین) کا تجزیہ:

اب آیئے ذرا دازائین کے تجزیے کی طرف آتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی "زمانے" کی مرکزیت کے تصور کو زیر بحث لاتے ہیں۔ ہائیڈیگر نے اپنی اسی کتاب کے مقدمے میں واضح طور پر جو کچھ لکھا ہے، وہ ہم سطور ذیل میں بطور حوالہ پیش کرتے ہیں:

> "تاریخ فلسفہ کی پوری روایت کے برعکس "وجود" کے "معنی و مفہوم سے متعلق جو فکری مواد ہم نے اپنی اس دستاویز میں پیش کیا ہے، وہ ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کرتا ہے کہ تمام تر "وجودیات" سے متعلق بنیادی نزاع کی صورتیں ---- "مظہر زمان" کے تصور میں بہت اندر کی طرف دور تک جاتی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس مسئلے کی بہ نظر غائر توضیح کر لی جائے، تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ "اصل معاملہ" ہے کیا---۔ (BT-40)

ہائیڈیگر نے اپنی اس فکری دستاویز میں یہ دکھانے کی کوشش کی ہے "دازائین" کی توجیہ و تشریح کے وسیلے سے "زمانے" کی "مرکزیت" (Centrality) کو باور کرائے جانے کی جو سعی کی گئی ہے، آخر دازائین کی اپنی یہ مرکزیت کس طرح کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم "زمانی وجودات" (Temporal Beings) ہیں --- اور اشیائے عالم کے ساتھ ہماری معاملہ بندی کی صلاحیت کار بھی اپنی نوعیت میں "زمانی" (Temporal) ہے۔ اور چونکہ دازائین پورے طور پر "زمانی" ہے، اس لیے دازائین کی تفہیم بھی اپنی نوعیت میں "زمانی" ہے، اس لیے "وجود" (Being) سے متعلق بھی ہماری تفہیم کی

نوعیت بالکل ایسی ہی ہونی چاہیے ۔ لہٰذا اگر ہم مقدمہ میں "دازائین" کی تشریح کے عنوان سے جو کچھ کہا گیا ہے، اس پر نگاہ کریں تو ہم یہ دیکھیں گے کہ دازائین کی تشریح کا تکملہ بھی "زمانیت" (Zeitlichkeit-Temporality) کے معنوں کے تحت ہی کیا گیا ہے (BT-63) ایسی صورت میں "زمانے" (Time) کی حیثیت "وجود کے مسئلے" کے سلسلے میں ایک "ماورائی افق" یا "ماورائی سیاق" Transcendental Horizon Or Context کی بن جاتی ہے (BT-63) مذکورہ خیالات کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو ہم پر یہ آشکار ہو جائے گا کہ "زمان کی مظہریات" کا فلسفہ ہی ہائیڈیگر کے "وجودیاتی" (Ontological) منصوبہ فکری کی "اصل روح" ہے ----

"وجود و زمان" کے متن کا پہلا نصف "دازائین کے تصور کا تعارفی اساسی تجزیہ --- (Preparatory Fundamental Analysis of Dasein) پیش کرتا ہے، دازائین کے اس تجزیے کو "سکونی ساختی یا صوری نوعیت" ("Static" Structural or Formal Analysis) کا تجزیہ کہا جا سکتا ہے۔ اس متن کا دوسرا نصف "دازائین اور زمانیت" (Dasein And Temporality) ایک ایسا فکری تجزیہ ہے جو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ان ساختوں کو "زمانی ساختوں" کے طور پر سمجھا جاتا اگر لازمی ہو تو آخر وہ کس طرح ممکن ہے۔ خود ہائیڈیگر اس تجزیے کو تو صوری نوعیت کا تجزیہ کہتا ہے، مگر اس تجزیے کو وہ "مقولاتی" (Categorical) تجزیہ قرار دیے جانے کو صریحا" مسترد کرتا ہے۔ "مقولات" کا تعلق جیسا کہ ہم آئندہ سطور میں دیکھیں گے، عالم فطرت سے ہے دازائین سے نہیں ہے۔ ہائیڈیگر ان "صوری ساختوں" (Formal Structures) کو جو دازائین کے تصور کی تعریف و تعین کرتی ہیں - (Existentialia) (جس کو ہم اردو زبان میں "قضیہ وجودیہ" کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں) کا اپنا مخصوص اصطلاحی نام دیتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ آئے ہیں کہ دازائین یا وجود فی العالم کی تعریف کا تعین ۔ (Being-In-The-World) کے طور پر کی جاتی ہیں انگریزی کے اصطلاحی محاورے (Being-In-The-World) میں مختلف الفاظ کے درمیان "نشان الحاق یا (Hyphen) کا استعمال نہ صرف یہ کہ انگریزی زبان کے ترکیبی مزاج کے خلاف پڑتا ہے، بلکہ جرمن زبان میں بھی اس کو بدوضع قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس بات سے قطع نظر ہائیڈیگر نے ان "الحاقی نشانات" کے استعمال سے، اپنا فکری مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ہے، اور وہ مفہوم یہ ہے کہ "دازائین" یا "وجود فی العالم" کا تصور دراصل "ذات" یا عالم (Self And World Area Unity) پر محیط ایک "وحدت نامہ" (Unity As A Whole) ہے۔ یعنی عالم یا دنیا کوئی ایسی شے ہے ہی نہیں جسے "دازائین" سے خارج کر کے جدا ایک وجود سمجھا جائے، بلکہ "دنیا" کو دنیا--- دازائین بناتا ہے، گویا "دازئین" کے بغیر وہ ایک چیز، وہ ایک تشکیل، جسے ہم دنیا کا نام عطا کرتے ہیں، دنیا کی کوئی چیز رہ ہی نہیں جاتی، بلکہ یہ تو صرف اور صرف "بے ہنگم چیزوں" کا ایک "ڈھیر" سا (A Bulk of Things) بن جاتی ہے ---- بے ڈول اور بے مصرف ایک وجود لاحاصل اور بس ہائیڈیگر کا اپنے اس اظہار سے اصل مقصد کچھ یوں ہے:

"Daseinand The World are Two Necessarily Hyphenated-Being. Both Constitute Their Together-Ness, Whichisequal To One-Ness, Rather Create Their Wholesomeness"

"دازائین" اور "دنیا" لازماً، دو "ملحقہ وجود متواصلہ" ہیں۔ اس طرح یہ دونوں اپنی ایک "باہمیت" تشکیل دیتے ہیں، جو اپنی اسی "باہمیت میں وحدت" کے مساوی ہیں ---- اور اتنا ہی نہیں، بلکہ ان دونوں کی اسی "یکجائیت" کے ہاتھوں، ان کا "مفید مطلب" ہونا لازم آتا ہے"

ہائیڈیگر کا کہنا ہے کہ ہم ہمیشہ ہی کسی نہ کسی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں، اور اس دنیا کی کوئی نہ کوئی تاریخ و تمدن ہوتا ہے اور یہی تاریخ و تمدن ہمیں وہ کچھ بنا دیتا ہے کہ جو ہم واقعتاً ہوتے ہیں۔ ہائیڈیگر کے اس نقطہ نظر کے تحت نصرانیوں کا یہ عقیدہ کہ ہم "دنیا میں" ہوتے ہیں، یعنی ہمیں دنیا میں پھینک دیا گیا ہے (ایک زوال پذیر ہستی کے طور پر، (Fallenness، ہم "دنیا کے" نہیں ہیں، یعنی "ہم" اور "دنیا" بہم "وجود وابستہ" نہیں ہیں، گویا ہائیڈیگر نے اپنے اس خیال کے تحت ان دونوں صورتوں کو ایک دوسرے میں متبدل کر دیا ہے۔ ہم "دنیا میں" بھی ہیں اور "دنیا کے" بھی ہیں۔ یہی ہماری "دنیاویت دنیا" (دنیا پن Worldliness) کا کل ماجرائے حاصل ہے۔ "دنیاویت دنیا" کا یہی "وجودیاتی وصف" اس دنیا میں دازائین کا وصف خاص ایسا ہے جو بہم پیوستہ و وابستہ ایک صورت حال ہے۔ اس دنیا میں رہتے بستے ہوئے معاملہ بندی کے اٹوٹ رشتوں میں گندھے ہوئے" ہم سب لوگ "گویا ایک "دازائین" ہی ہیں۔

دازائین سے متعلق اس تعارفی تجزیے کا بنیادی طور پر جس بات سے تعلق ہے، وہ یہ توضیح ہے کہ "دنیا میں ہونے" سے آخر کیا مراد ہے---- دوسری بات یہ ہے کہ ہم اس دنیا میں رہتے بستے ہوئے، اپنی "اوسط روز مرائیت (Average Every Dayness) کے اپنے اس مصروف عمل ماحول میں اشیاء عالم سے بھری پڑی اس زندگی میں، جب کبھی اور جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں، خود کو معاملہ بندیوں کے رشتوں میں جکڑے ہوئے ایک وجود کے طور پر زندگی کرتا ہوا اگر پاتے ہیں تو آخر ہمارا یہ رویہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ معاملہ بندیوں میں جکڑا ہوا ہمارا یہ "وجود پابند" --- (Surrounded Being) ہی ہماری "دنیاویت" کا ایک عالم فکر و تشویش ہے جس سے ہمیں کہیں اور کبھی کوئی مفر نہیں ۔ چنانچہ معلوم یہ ہوا کہ ہمارا یہ "وجود فی العالم" دو ساختوں میں بٹا ہوا ایک وجود ہے۔ اس وجود کی ایک ساخت تو "دنیا کی سمجھ بوجھ (Understanding) ہے، تو اس وجود کی دوسری ساخت ہماری "کیفیت ذہنی" (StateOf Mind) ہے۔ ہمارا وجود فی العالم (دازائین) ایک ایسا عالم ہے جہاں نہ صرف یہ کہ ہم اپنے آپ کا فہم حاصل کرتے رہتے ہیں، بلکہ ہم جس دنیا--- جس ماحول اور جس فضا میں رہ رہے ہوتے ہیں، وہاں ہمہ وقت عملی طور پر بھی اور فکری طور پر بھی، ہردو صورتوں میں "زندگی" سے متعلق منصوبہ بندی اور منصوبہ کاری کے عمل سے گذرتے رہتے ہیں۔ ہائیڈیگر کا کہنا ہے کہ

"دنیائی سوجھ بوجھ" کے اس مصروف عمل دورانیہ میں ہم کبھی تو "اپنے آپ" سے ماورا ہو کر خود کو ایک "سرمدی اڑان" (Ecstatic Flight) کے حوالے کر کے بہت آگے کی طرف نکل جاتے ہیں (Ahead of Ourselves)، یعنی اپنے "لمحہ موجود" (Present Moment) میں رہتے ہوئے، آگے یعنی مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں اور "لمحہ آئندہ" (Coming Moment) کو روشن تر بنانے کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

ہائیڈیگر کہتا ہے کہ دوسری صورت ہماری "کیفیت ذہنی" (State of Mind) کی ہے، یہ "وجود فی العالم" کی ایک وہ حالت ہے جس میں ہم آپ اپنے تیئں کو اشیاء عالم سے نبرد آزمائی کے مراحل سے گذار کر کبھی اس طور تو کبھی اس طور چیزوں کو، اپنے کاموں یا اپنے منصوبوں کو نبٹا چکے ہوتے ہیں۔ گویا چیزوں اور منصوبوں کا ہمارا کسی نہ کسی طور نبٹا دیا جانا "ایک قصہ پارینہ بن کر "لمحہ ماضی" کو "محرومیوں" میں ڈھل جاتا ہے۔ یہی ہمارا (Being-In-Disposition) کا ماجرا ہے۔ "وجود فی العالم یا وازائین" کا یہ تجزیہ بالآخر جس نتیجہ پر پہنچتا ہے، وہ یہ ہے کہ "زمانہ ماضی" (The Past) اور زمانہ مستقبل (The Future) دونوں ہی دراصل ایک "لمحہ فکر و تشویش" (Sorge, Care or Concern) کے دو ایسے پہلو ہیں، جو "وازائین" کے محض ایک ہی پہلو کو اپنے اندر سموئے ہوئے نہیں ہیں۔۔ بلکہ یہ دونوں وازائین کے پورے محیط پر مثل سائبان چھائے ہوئے ہیں۔ گویا اسے مزید یوں سمجھئے کہ وازائین کا پھیلاو "لمحہ موجود" (The Present) کے "سریع الحرکت لمحے" (Sharp Moment) سے اپنا آغاز کر کے، اپنی اپنی ہردو انتہاوں (یعنی زمانہ ماضی اور زمانہ مستقبل) کی جانب ایک "خط مستقیم" (Straight Line) کی صورت میں "آگے کی طرف" (Onwardly) اور پیچھے کی طرف (Backwardly)، لامتناہیت (Infinity) کے سراب میں گم ہو جاتا ہے۔

ہائیڈیگر نے وازائین کو "فکر و تشویش" کے عالم کو تعریف کرتے ہوئے اس کی تین صورتیں بتائی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ آپ اپنے تیئں سے ماورا ہو کر آگے نکل جانا (مستقبل (The Future Ahead of Itself جس کو وہ اپنی مخصوص اصطلاح میں (Existentiality) ۔۔ یعنی "موجودیاتی حقیقت" سے موسوم کرتا ہے۔۔۔ اس مفہوم کو "دنیا کی سوجھ بوجھ" یا (Understanding) سے تعبیر کر لیجیے۔

۲۔ وازائین یا وجود فی العالم، ایسا جو کاروبار عالم کو نبٹا کے فارغ ہو چکا ہو (ماضی -Being Already In Disposition The Past ہائیڈیگر اپنے اس مفہوم کو (Facticity) ۔ یعنی "واقعیت" کی اصطلاح میں ظاہر کرتا ہے۔ (یعنی جہاں ماضی کی تمام محرومیاں اور پچھتاوے پیش نگاہ ہوتے ہیں)

۳۔ گم کردہ ذات ۔۔۔ ہستی موجود یا زوال آمادہ ذات ۔۔۔ ہستی (لمحہ حال

(Being-Alongside-In-The-World The Present Fallen-Ness)

مذکورہ بالا سہ جہتی تعریف کی جو صورتیں ابھی بتائی گئی ہیں، وہ ہائیڈیگر کے تصور دازائین کی تین بنیادی ساختیں ہیں۔ ان تینوں ساختی بنیادوں پر "دازائین" کے ہائیڈیگرین تصور کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ اپنے فکری مقاصد کے حصول کے لیے ہمارے لیے یہ جان لینا ضروری ہے کہ دازائین کے درج ذیل ان تین پہلوؤں کو

ا۔ موجودیاتی حقیقت (Existentiality)

۲۔ واقعیت (Facticity)

۳۔ گم گردہ ذات ہستی موجود یا زوال آمادہ ذات ۔۔۔۔ ہستی (Fallenness Or Throwness, For Feiture)

"وجود و زمان" کے دوسرے نصف حصے میں بیان کیا گیا ہے، جن میں "دازائین" کی زمانی تشریح کی گئی ہے۔ چنانچہ ہائیڈیگر لکھتا ہے کہ "لمحہ فکر و تشویش کی ساخت سے متعلق "اصل وحدت" کا راز "زمانیت" (Temporality) میں پوشیدہ ہے "(BT-375) اور فکر و تشویش کے مذکورہ تینوں پہلو "زمانے" کی تینوں جہتوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ زمانے کی یہ تینوں جہتیں درج ذیل ہیں :

ا۔ زمانہ مستقبل ۔۔ (The Future-Ahead of Itself) یعنی اپنے آپ سے ماورا ہو کر آگے کی طرف دیکھنا۔

۲۔ زمانہ ماضی ۔۔۔ (The Past-Facticity)

۳۔ زمانہ حال ۔۔۔ (The Present-Fallenness)

لہٰذا ہائیڈیگر کہتا ہے کہ دازائین کی وحدت کی اساس لمحہ فکر و تشویش پر ہے۔ اور جس کی وحدت کی اساس جواباً "زمانیت" پر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان کے جاری تجربے کا خواہ کوئی بھی لمحہ کیوں نہ ہو، وہ لمحہ ان ہی تینوں جہتوں پر محیط ہے۔ انسان کے جاری تجربے کی سہ جہتی اس صورت حال کو وہ زمانے کی "سرمدی وحدت" (Ecstatic Unity) کا نام بھی دیتا ہے۔ اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ زمانے کی ان تینوں جہتوں میں سے ہر جہت، دوسری دو جہتوں سے کس طرح قابل امتیاز ہے۔ ۔۔ یعنی ہر جہت دوسری جہات سے کس طرح بالکل "الگ تھلگ" (Stand Out) ایک صورت حال ہے۔ (Stand Out) کا لغوی مفہوم (Ecstasy) ہے۔ زمانے کے "سرمدی وصف" سے ہائیڈیگر کی مراد یہ بتانا ہے کہ خواہ کوئی بھی لمحہ (لمحہ موجود) کیوں نہ ہو، "ماضی اور مستقبل" (Past and Future) کے ہر "دو زمانے" کسی بھی "لمحہ موجود" کو کراس کرتے ہوئے یا اسے کاٹتے ہوئے کس طرح گزرتے ہیں ۔۔۔ یعنی بہ الفاظ دیگر "لمحہ موجود"، ماضی و مستقبل کا کراسنگ پوائنٹ (Crossing Point) ہے۔ گویا ماضی و حال کے کراس کرنے سے "لمحہ موجود" کی تشکیل ہوتی ہے۔ "ماضی اور حال" کے ان ہر

دو زمانوں کے اسی "ارتباط باہم" یا اسی "نقطہ اتصال" (Connectedness or Crossing Point) کو ہائیڈیگر زمانے کی "سرمدی وحدت" (Ecstatic Unity) سے تعبیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی صورت حال "زمانے" اور "دازائین" کی "ماورائیت" (Transcendence) کی ایک ایسی صورت حال ہے، جو لازمی طور پر کچھ اس طرح اپنی نوعیت وجود میں "زمانی" (Temporal) ہے، کہ "لمحہ موجود" اپنے نقطہ وجود (Present Point) سے بلند ہو کر اپنے "ماورا" کی جانب رجوع کرتا ہے اور محض "لمحہ حال" بحیثیت "لمحہ موجود" کے بہ یک وقت "زمانہ ماضی" اور "زمانہ مستقبل" کو بھی اپنے بطن بطون میں شامل کئے ہوئے ہوتا ہے --- گویا اسے یوں سمجھئے کہ "لمحہ حال" بطور "لمحہ موجود" کے محض "لمحہ حال" ہی نہیں ہوا کرتا، بلکہ یہ تو لمحہ ماضی اور لمحہ مستقبل، دونوں سے عبارت ایک صورت حال ہے ۔ اور یہ کہ ماضی اور مستقبل کے اشتراک و امتزاج سے ہی "لمحہ وجود" معرض وجود میں آتا ہے ۔

--- ذیل کی شکل میں "لمحہ موجود کے اجزائے ترکیبی "ماضی" اور "حال" کو ملاحظہ کیجئے

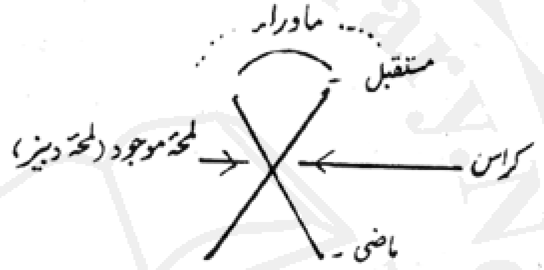

گویا اس طرح ہائیڈیگر نے "تصور زمان" سے متعلق، ہسرل کے نقطہ نظر کو ہی اپنے فکری موقف میں بھی نہ صرف یہ کہ دریافت کیا ہے بلکہ برقرار رکھا ہے --- ہسرل کا فکری موقف یہ تھا کہ "لمحہ موجود" ایک "لمحہ دبیز" (Thick Moment) کی حیثیت رکھتا ہے ۔ ہرچند کہ ہائیڈیگر نے ہسرل کے فکری موقف کو ہی اپنی فکر میں برقرار رکھا ہے، تاہم اس نے ہسرل کے اس موقف فکری پر تنقید بھی کی ہے کہ "اب اور ابھی" کے لامتناہی موجود لمحات متواترہ (Infinte Series of Point of "NOWS"or Rows of NOWS کا موقف درست نہیں --- ہسرل کے اس فکری موقف کے بجائے ہائیڈیگر نے (Nows-Time) یعنی "زمان انی ۔ اب" کا تصور پیش کیا ۔ گویا ہائیڈیگر نے ہسرل "تواتر اب" (Instantaneous Row of Nows) کے موجود لمحات متواترہ کے نقطہ نظر کو "زمان آنی ۔ اب" (Jetzt-Zeit Now-Time) کے نقطہ نظر سے بدل دیا (BT-81)

وہ ایک بات جو ہائیڈیگر کے فکری نقطہ نظر کو ہسرل کے فکری موقف سے ممیز و ممتاز کرتی ہے، وہ ہائیڈیگر کا یہ نقطہ نظر ہے کہ "دازائین" یا "وجود فی العالم" اپنی مدت زمانیت میں زندگی گذارتے ہوئے معتبر اور غیر معتبر (Authentic or Inauthentic Attitude) ہر دو طرح کی روش زندگی اختیار کر سکتا ہے ۔ گویا معلوم یہ ہوا کہ "دنیا کی سوجھ بوجھ" اور "کاروبار حیات میں احساس محرومی" (Understanding and Disposition) کے ہر دو عمل کے دوران انسانی رویے، معتبر اور غیر معتبر دونوں ہی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن ہائیڈیگر کے فکری موقف کے تحت دازائین اپنی روزمرہ مصروف عمل زندگی

میں اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ، غیر معتبر اور ایک زوال آمادہ وجود کی حیثیت میں گذارتا ہے---اور اس طرح یہ "وجود غیر معتبر" (Inauthentic Being) خود اپنے آپ کو دوسروں (Others) کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے اور ہائیڈیگر کی اپنی مخصوص اصطلاح میں "دازائین" (Dasein) سے "داس مین" (Dasman) کی صورت اختیار کر جاتا ہے---اور یوں یہ وجود حالات کی جکڑ بندیوں میں پھنس کر، زوال آمادہ وجود (Fallen Being) کے طور پر اپنے "لمحہ حال" (Present) کے طوفان بلاخیز میں "مانند گرداب" (Whirl-Pool) فنا بقاء اور امید و بیم کے اندیشہ سود و زیاں میں "گم" (Lost) ہو کے رہ جاتا ہے--- جہاں نہ وہ اپنے "ماضی" سے کوئی سبق سیکھنے کے لیے کوئی "لمحہ فرصت" ہی نکال پاتا ہے اور نہ ہی اس کی نظر اپنے "مستقبل" کے امکانات پر ہوتی ہے کہ وہ اپنے "لمحہ آئندہ" کو روشن کر سکے۔

ہائیڈیگر کا موقف یہ ہے کہ ہر دازائین فکر و تشویش (Care or Concern) کے نرغے میں پھنسا ہوا ایک وجود ہے، اس کا کوئی بھی لمحہ فکر و تشویش سے خالی نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ "دنیاوی تفکرات" کا عالم تو پھر بھی کم و بیش ہو سکتا ہے۔ مگر دازائین کے ساتھ تو موت کی "دہشت" ازل سے لگی ہوئی ایک ایسی صورت حال ہے، جو اس کے "لمحہ آئندہ" یا اس کے "لمحہ استقبال" کو بھی "بے مزہ" بنائے رکھتی ہے۔ بے یقینی کا یہ عالم مستقلاً "ایک اضطراب ہے، جس سے کبھی اور کہیں مفر نہیں۔ ہائیڈیگر نے اس کیفیت کے لیے جو اصطلاح تراشی ہے. وہ "وجود مرگ آسا" یا "وجود برائے موت" (Being Towards Death) کی ہے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ ہم جب کبھی کسی "لمحہ معتبر" (Authentic Moment) سے گذر رہے ہوتے ہیں، تو یہی ہمارا وہ "لمحہ اعتراف" (موت) ہوتا ہے کہ جب ہم نہ صرف یہ کہ "فنائیت" (Mortality) کے اس لمحے کو تسلیم کرتے ہیں، بلکہ اسے بخوشی قبول کر لیے جانے پر خود کو "آمادہ و تیار" بھی پاتے ہیں۔ الغرض معلوم یہ ہوا کہ ہمیں، ہائیڈیگر اپنے "دازائین" کو جو کہانی سنا رہا ہے، وہ انسانی فطرت سے متعلق نصرانی عقیدے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں، اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انسان کو اس کے "گناہ اول" (Original Sin) کی پاداش میں عرش سے فرش پر ----- (اور وہ بھی اس کی اپنی مرضی و منشا کے خلاف) --- لا پھینکا گیا ہے، مگر خود ہائیڈیگر اس بات سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا تصور (موت) نصرانی عقیدے سے بہت مختلف ہے۔ ہائیڈیگر کا موقف یہ ہے کہ "وجود غیر معتبر" کے لیے "لمحہ موجود" (The Present) قابل ترجیح ہے، جب کہ "حیات معتبر" (وجود معتبر Authentic Being or Life) کے لیے زمانہ مستقبل قابل ترجیح ہے۔ یہاں ذرا اس نکتے پر غور کیجیے کہ فکر کی یہ صورت حال، (Understanding) کو (Disposition) پر قابل ترجیح گردانتی ہے۔ گویا اس فکری صورت حال کے تحت ماضی کے پچھتاووں اور محرومیوں کو نظر انداز کر کے مستقبل کی طرف ایک سنجیدہ نگاہ مستقل ڈالے رکھنے کی تلقین کی گئی ہے---یعنی ہائیڈیگر "ماضی" پر کف افسوس ملنے کو پسندیدہ خیال نہیں کرتا، بلکہ وہ مستقبل کو بنانے سنوارنے کی ترغیب دیتا ہے۔

حواشی

۱- Ontical Sciences مراد ایسے علوم سے ہے جو ٹھوس مادی اشیا کو زیر بحث لاتے ہیں (راقم الحروف)

BIBLIOGRAPHY

1 - Husserl.E : *IDEAS* Translated by Boyce Gibson. Publisher; George Allen and Unwin London- 1952

2 - Kockelmans. J: *PHENOMENOLOGY.* Publisher; Doubleday and Company. Inc New York- 1997.

3 - Kockelmans. J: *A FIRST INTRODUCTION TO HUSSERL'S PHENOMENOLOGY* Publisher; Duqusne University USA - 1967.

4 - Husserl. E: *CAMBRIDGE COMPANION TO HUSSERL* By Barry Smith and D.W. Smith. Publisher; Cambridge University Press. USA -1995.

5 -Steiner G: *HEIDEGGER* : Fontana Collins Glasgow - 1978.

6 - Warnock.M: *EXISTENTIALISM* Publisher; Oxford University Press London- 1977.

7 - Blackham.HJ: *SIX EXISTENTIALIST THINKERS* Publisher; Routledge Kegan Paul. London.1961

8 -Bennet.J: *KANT'S DIALECTICS.* Publisher; Cambridge University Press. 1974

9 - Honderrich Ted: *THE OXFORD COMPANION TO PHILOSOPHY* ; Oxford University Press London.1995.

10 - Grayling,AC: *PHILOSOPHY* Publisher, Oxford University Press London.1996.

11 - Kant. I : *THE CRITQUE OF JUDGEMEN*T. Trans .BY Meredith. Jc: Pub; Clearendon Press. London.1986.

12 - Heidegger.M: *BEING AND TIME.* Trans. By Macquarrie and Robinson. Publisher; Basil Blackwell. London. 1978.

13 - Guignon.C: *THE CAMBRIDGE COMPANION TO HEIDEGGER.* Publisher; Cambridge University Press USA. 1995.

14 - Whitrow.G*T: TIME IN HIST*ORY. Pub : Oxford University Press.New York. 1990.

15 - Dreyfus*hl: BEING - IN - THE* - WORLD Pub, MitPress. Cambridge London. 1995.

16 - Heidegger.*M: BASIC WRITI*NGS. BY Krell Farrell. Pub; Routledge and Kegan Paul. London. 1977.

17 - Heidegger.*M: EXISTENCE AND BE*ING. Trans. By Werner Brock. Publisher; Regnery/ Gateeway INC. Indiana, 1979.

18 - Mulhall.S*; HEIDEGGER AND BEING AND TIM*E. Pub; Routledge and Kegan Paul. London. 1996.